سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 28۔ ستمبر 2021

(یوم الثلاثہ، 20۔ صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 3

239

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that leave be granted to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

....

240

2. The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 (Bill No. 50 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.

....

3. The Aspire University Lahore Bill 2021 (Bill No. 51 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMAR:	to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.

نوٹ: مندرجہ بالا مسودات قانون کی کاپیاں مورخہ 3 اور 12 اگست 2021 کو فراہم کی جاچکی ہیں۔

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 13۔ اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

1۔ شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

241

2۔ سید حسن مرتضیٰ:

ملک بھر کے رہائشیوں کے لئے اناج، سبزی، فروٹ حتیٰ کہ کھانے پینے کی ہر چیز کسان پیدا کرتا ہے اور پاکستان میں موجود ہر صنعت کو خام مال بھی کسان ہی مہیا کرتا ہے لیکن پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسان نظر انداز ہوتا چلا آرہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اعلان کیا ہوا ہے کہ پنجاب کے ہر کسان کو کسان کارڈ ملے گا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ پنجاب بھر میں کھاد کے جتنے سٹورز ہیں کسان کسی بھی کھاد کے سٹور پر جا کر کسان کارڈ دکھائے اور اپنی ضرورت کے مطابق فلیٹ ریٹ پر کھاد حاصل کرے تب کسان سبسڈی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ کسان کو تمام کھادیں فلیٹ ریٹ پر مہیا کی جائیں۔

3۔ چودھری افتخار حسین چھچھر:

صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں میل اور فی میل اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخواشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں میل اور فی میل اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔

4۔ جناب صہیب احمد ملک:

تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤالدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

5۔ جناب محمد ارشد ملک:

معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP.No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔

242

6۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس معزز ایوان کے مشاہدہ میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دورائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمہ کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ خدیجہ عمر: یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں Transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کسمپرسی اور دُکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں Transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر Transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔۔

2۔ محترمہ عظمیٰ کاردار: معاشرے سے انتہا پسندی کے خاتمے اور امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لئے خواتین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ ایک خاتون پورے معاشرے کو پروان چڑھاتی ہے۔ اسی سلسلے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ نے ایک خواتین امن کونسل تشکیل دی ہے جس کی پیٹرن ان چیف مسز گورنر پنجاب اور کنوینئر چیئرپرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ کو بنایا گیا، اس کونسل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی خواتین شامل ہیں، جس میں پنجاب کی مختلف یونیورسٹیز کی خواتین وائس چانسلرز، تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین ایم پی ایز، سوشل ورکرز، ٹرانسجینڈرز، خصوصی خواتین اور اقلیتی نمائندگی شامل ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دی جائے اور معاشرے میں امن و امان کے فروغ اور ہم آہنگی کے لئے خواتین کے کردار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

243

3۔ **محترمہ شعوانہ بشیر:** صوبے میں خواتین پر ہونے والے تشدد، ریپ، قتل اور جنسی ہراسگی کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ معصوم بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد اور قتل کے واقعات معاشرے میں خوف و ہراس کا باعث بن رہے ہیں۔ اس لئے اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے اور ان ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔

4۔ **جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت مسافر گاڑیوں میں زائد المعیاد گیس سلنڈر کے استعمال پر فوری پابندی لگائے اور اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

5۔ **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں سال میں ابتک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی 113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہٰذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفارمز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

245

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

منگل، 28۔ ستمبر 2021

(یوم الثلاثہ، 20۔ صفر المظفر 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 53 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى
ٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَـٰتِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا
يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾

سورۃ یونس، آیات نمبر 62 تا 65

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (62) یعنی وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے (63) ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے (64) اور اے پیغمبر ان لوگوں کی باتوں سے غم زدہ نہ ہونا کیوں کہ عزت سب اللہ ہی کی ہے اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ (65)

وما

علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی خاتم الانبیا ﷺ کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
محمد ﷺ کا ثانی محمد کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
جسے حق نے بلوایا عرش عُلیٰ پر ہوئے فضلِ حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیمبر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

برطانیہ میں میاں محمد شہباز شریف اور سلمان شہباز کے خلاف ایسٹس کی تحقیقات بند کرنے کے بعد پاکستان میں بھی جھوٹے مقدمات بند کرنے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آج آپ کی وساطت سے اس ایوان میں جو اپوزیشن کے حوالے سے which hunting ہو رہی ہے اور خاص طور پر کل منی لانڈرنگ کے حوالے سے جو برطانیہ کا فیصلہ آیا ہے جو کہ 20 سال کی تحقیقات Assets Recovery Unit نے کی پاکستان کی گورنمنٹ نے ان کو درخواست کی تھی ڈی جی نیب وہاں گئے تھے اور وہاں پر ملاقاتیں کر کے آئے تھے اور 21 ماہ کی تفتیش اور تحقیق کے بعد وہاں کی عدالتوں نے جو شہباز شریف صاحب اور سلمان شہباز صاحب کے assets freeze ہوئے تھے ان assets کو انہوں نے defreeze کر دیا ہے۔ پاکستان میں جو سیاستدانوں کے ساتھ سلوک کیا جا رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ کا بھی ایک کیس بنایا گیا تھا اس کے اندر بعد میں نیب کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔ شہباز شریف صاحب کے cases کے اندر جس طرح سپریم کورٹ کے فیصلے آئے یہاں پر جس طرح دو سال حمزہ شہباز شریف کو جیل میں رکھا گیا اور ان سے کچھ نہیں نکلا اور کورٹ نے اپنے bail granting order میں لکھا کہ نیب ایک بڑی cut a sorry figure t کرتا ہے تو میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب یہ جھوٹے مقدمات جھوٹی تفتیشیں، جھوٹے پرچے بند ہونے چاہئیں اور آج ہم اپنے آپ کو vindicated سمجھتے ہیں۔ آج جو فیصلہ آیا ہے اس کے لحاظ سے پاکستان میں جو جھوٹی تفتیش اور جھوٹے پرچے بناتے ہیں ان تمام اداروں کو سمیت شہزاد اکبر کے استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر بنتا تھا اور نہ پوائنٹ آف آرڈر تھا بہر حال آپ نے مہربانی فرمائی لیکن میری اس معزز ایوان کی طرف سے یہ استدعا ہوگی کہ میاں صاحب پاکستان تشریف لے آئیں اور پاکستان کی عدالتوں کو face کریں اور جو فیصلے اس ملک کی اعلیٰ عدالتیں کر چکی ہیں ان کو face کریں۔ دوسرے ملکوں کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں اور اپنے ملک کی عدالتوں کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1200 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 2229 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 2230 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر:جناب سپیکر! ان سوالات کو pending کرنے کی استدعا ہے۔

جناب سپیکر:چوہدری صاحب! نہیں،ان کو خود ہاؤس میں آنا چاہئے تھا۔ اگلا سوال محترمہ بشریٰ انجم بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4538 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چوہدری اختر علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 5309 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5722 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو وظائف دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

***5722: سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو میٹرک کے بعد کون کون سی سہولیات / وظائف ویلفیئر فنڈز سے دیئے جاتے ہیں؟

(ب) سال 19-2018 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو کیا کیا سہولیات / وظائف دیئے گئے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی 139ویں میٹنگ منعقدہ 27.12.2017 کو صنعتی کارکنوں اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف دینے کے لئے SOPs منظور کئے۔ جس کے مطابق 19-2018 کے دوران تعلیمی وظائف مندرجہ ذیل شرح سے دیئے گئے۔

کیٹیگری-I	انٹرمیڈیٹ لیول کے لئے	1600 روپے ماہوار
کیٹیگری-II	گریجویشن لیول کے لئے	2500 روپے ماہوار
کیٹیگری-III	ماسٹر لیول کے لئے	3500 روپے ماہوار

اس کے علاوہ طلباء کو دیگر اخراجات (ایڈمشن فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہاسٹل / میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، لیب فیس کمپیوٹر فیس وغیرہ) بھی ادا کئے گئے۔ جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے گئے۔

(ب) سال 19-2018 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو سہولیات / وظائف دینے کی تفصیلات درج ذیل ہے:-

وظائف کی تفصیل

کیسز کی تعداد	رقم
565	5،81،44،612

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال آپ کی ruling کے تحت repeat ہوا ہے۔ اگر آپ کو یاد ہو گا تو میں نے صنعتی کارکنان کے جو بچے زیر تعلیم ہیں ان کے حوالے سے معزز وزیر سے سوال پوچھا تھا۔ آپ ضلع رحیم یار خان سے بخوبی واقف ہیں جب آپ بطور وزیر اعلیٰ خدمات کے فرائض سرانجام دے رہے تھے تو آپ کا آبائی حلقہ بھی وہی تھا اور ضلع رحیم یار خان جنوبی پنجاب کا ایک بہت بڑا industrial hub ہے۔ اگر آپ تفصیل دیکھیں تو جز (ب) کو دیکھ کر آپ کو حیرانی ہو گی کہ کل کیسز کی تعداد 556 ہے اور جو رقم اس حوالے سے مختص کی گئی ہے وہ 58 ملین روپے ہے تو میرا آپ کی توسط سے معزز وزیر سے پچھلے سیشن میں جو سوال تھا اور یہی موضوع زیر بحث آیا تھا وہ یہ تھا کہ ایک ضلع جہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں ginning factories functional ہیں، flour mills functional ہیں، دوعدد کھاد فیکٹریاں ہیں، چھ یا سات شوگر ملز ہیں تو وہاں پر لیبر اور ہیومن ریسورس کا اتنا خستہ حال کیوں ہے؟ اگر آپ جز (الف) میں دیکھیں تو گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی 139ویں میٹنگ 27.12.2017 کو hold کی تھی تو کیا ان کی گورنمنٹ نے پچھلے چار سال میں ان کو زحمت نہ دی، ضرورت نہیں سمجھی یا اس کو ترجیح نہیں دی؟ لیبر اور ہیومن ریسورس جو کہ انتہائی اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کی national level پر گورننگ باڈی کی میٹنگ کی جائے تاکہ اس کے updated SOPs بنائے جائیں۔ یہ میری چند گزارشات تھیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلی مرتبہ بھی انہوں نے یہی سوال کیا اور آج پھر وہی سوال دہرا رہے ہیں اور پچھلی مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا تھا جو کہ اب میں دہرانے جارہا ہوں کہ میرے موصوف بھائی کو یہ علم نہیں ہے کہ scholarship grants کی رقم مختص نہیں کی جاتی اور لیبر کے بچے جب سکول سے کالج میں جاتے ہیں وہ کسی بھی ادارے میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو وہ اس ادارے میں ایڈمیشن لیتے ہیں اور ان کے تمام تر جو تعلیمی اخراجات ہیں وہ ورکرز ویلفیئر فنڈ برداشت کرتا ہے تو یہ جو 565 کیسز سامنے موجود ہیں یہ اس ٹائم کے حوالے سے ہیں۔ اس کے بعد ان کیسز کی تعداد بڑھ گئی یہ جتنے کیسز ہوتے ہیں یہ لیبر کا بچہ جب داخلہ لیتا ہے اس وقت ہم نے دینے ہوتے ہیں ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکیں کہ مزدور کے بچے نے کالج میں داخلہ لینا ہے یا نہیں، کیا ہم زبردستی admission دلوائیں گے؟ میں ایک مثال کے طور پر بتانا چاہوں گا کہ ہمارے محکمہ کے ایک مزدور کے پانچ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہم انہیں ورکرز ویلفیئر فنڈ سے شکالرشپ گرانٹ دیتے ہیں جو کہ سالانہ 23 لاکھ روپے کے قریب ہے۔ میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ورکرز کے جو بچے اپلائی کرتے ہیں انہیں ہم شکالرشپ دیتے ہیں اور جو بچے اپلائی نہیں کرتے ان کے لئے ہم شکالرشپ گرانٹ کیسے مختص کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! ورکرز ویلفیئر فنڈ کے حوالے سے ہماری حکومت کو credit جاتا ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ subject صوبوں کو devolved ہوا تھا۔ پچھلی حکومت اپنے دس سالہ دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں ورکرز ویلفیئر فنڈ منظور نہیں کروا سکی۔ الحمدللہ ہماری حکومت نے صوبہ پنجاب کے اندر ورکرز ویلفیئر فنڈ منظور کیا ہے۔ اب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے حوالے سے صوبہ پنجاب کی اپنی گورننگ باڈی ہے۔ پہلے ہمیں death grant, marriage grant, scholarship grant اور سکول بنانے یا لیبر کالونی بنانے کے لئے وفاقی حکومت سے بھیک مانگنی پڑتی تھی۔ پہلے تمام recoveries ایف۔ بی۔ آر کے ذریعے ہوتی تھیں اب ہمارا محکمہ Punjab Revenue Authority کے ذریعے خود collection کرتا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب نے اس کا تفصیلی جواب دے دیا ہے۔اب اگلے سوال پر چلتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!میری ایک گزارش ہے۔منسٹر صاحب بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے۔پہلی بات یہ ہے کہ ان کے دور حکومت میں وفاقی ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی کی ایک دفعہ بھی میٹنگ نہیں ہوئی۔آخری میٹنگ سال 2017 میں ہوئی تھی۔منسٹر صاحب مہربانی کر کے وضاحت فرمادیں کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی کی آخری میٹنگ کب منعقد ہوئی تھی؟ان سے کوئی امید نہیں ہے کہ یہ ورکرز کے بچوں کو زیر کفالت یازیر تعلیم رکھیں گے کیونکہ ان کے دور حکومت میں جو لوگ زیر کفالت تھے وہ بھی بے روزگار ہو چکے ہیں،ان کے دور میں تو لوگوں کا چلتاہوا کاروبار بند ہو گیاہے اوران کے دور حکومت میں تو صنعتیں بند ہو گئی ہیں لہذا ہم ان سے قطعی طور پر یہ امید نہیں رکھتے کہ یہ پاکستان کی معیشت میں بہتری لائیں گے لیکن میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ Kindly take your departmental affairs seriously. Thank you very much.

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!اس سوال سے پہلے بھی میرے تین سوالات ہیں مہربانی کر کے ان کو بھی take up کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں،آپ اپنے پہلے سوالوں کو چھوڑ دیں کیونکہ اُس وقت آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔اب آپ کے سوال نمبر 2681 کو take up کیا جارہاہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میرے اس سوال سے پہلے بھی تین سوالات ہیں اور وہ مورخہ 21 دسمبر 2020 سے pending چلے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: اُس وقت آپ ایوان میں موجود نہیں تھے اس لئے وہ dispose of ہو چکے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!اس وقت میں اسمبلی بلڈنگ میں موجود تھا۔جب میں نیچے ہاؤس میں پہنچاہوں تومیرے سوال گزر چکے تھے۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ آپ اسمبلی بلڈنگ میں موجود تھے یا نہیں میرے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہوگی اگر آپ میرے ان سوالوں کو بھی take up کر لیں کیونکہ یہ بہت اہم سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! ہم ویسے بھی آپ کے اس سوال نمبر 2681 کو take up کرنے کے بعد بقیہ سوالات کو pending کر رہے ہیں تو پھر آپ کے وہ سوالات بھی اس میں آجائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: طاہر پرویز صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2681 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*2681: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں محکمہ کے تحت چل رہی ہیں یا قائم ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں کتنی فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں نان فنکشنل ڈسپنسریوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات ہے ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(د) کس کس ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور عملہ کم ہے یا بالکل ہی نہیں ہے؟

(ہ) ان فیکٹریوں کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں تفصیل ایک سال کی دی جائے؟

(و) ان میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے تفصیل ڈسپنسری وائز علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں اور ایک ڈسپنسری ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی نان فنکشنل ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی کھرڑیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھرڑیانوالہ فیصل آباد اور ایس ایس سی سی گارمنٹس سٹی کھرڑیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھرڑیانوالہ فیصل آباد کے درمیان تقریباً ایک کلو میٹر کا فاصلہ ہے اور یہ دونوں بالکل قریب ہیں جس بنا پر ایک ڈسپنسری کے مریض دوسری ڈسپنسری میں متعلقہ علاج معالجہ کے لئے چلے جاتے ہیں۔

2۔ عملہ کی کمی کی وجہ سے ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی ڈسپنسری کے مریضوں کو بھی ایس ایس ای سی گارمنٹس سٹی ڈسپنسری میں ہی علاج معالجہ کی سہولیات دی جاتی ہیں کیونکہ دونوں ڈسپنسریوں کے مریضوں کی یومیہ تعداد تقریباً گیارہ ہے۔

(ج) ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ جات مع نام اور عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور عملہ کی کمی ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایس ایس ڈی، کھرڑیانوالہ فیصل آباد

2۔ ایس ایس ڈی RB-61

باقی تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور متعلقہ عملہ کی تعداد مکمل ہے۔

(ہ) ان ڈسپنسریوں کے ایک سال کے اخراجات مبلغ -/7,85,15,590روپے ہیں ڈسپنسری وائز سالانہ اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان ڈسپنسریوں میں روزانہ کی بنیاد پر آنے والے مریضوں کی ڈسپنسری وائز تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں محکمہ کے تحت چل رہی ہیں یا قائم ہیں؟اب منسٹر

صاحب مجھے یہ بتادیں کہ ضلع فیصل آباد کی ڈسپنسریوں کو کتنے پیسے دیئے جارہے ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! کیا معزز ممبر نے اخراجات کے حوالے پوچھا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ڈسپنسریوں کو کتنے پیسے دیئے جارہے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ تو ایک fresh question بنتا ہے۔ ضلع فیصل آباد میں کل 18 ڈسپنسریاں ہیں۔ ان کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ ان پر کل 10 کروڑ 87 لاکھ روپے کے اخراجات آتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اپنے جواب کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن میں سے 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں جبکہ اب آپ 18 ڈسپنسریوں کی بات کر رہے ہیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن میں سے 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ پرانا سوال تھا۔ اس کے بعد ہمارے محکمہ نے rationalization کی ہے۔ پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر اگر دو ڈسپنسریاں موجود تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر یہ سوال پرانا ہے تو پھر اس کو بھی pending کر لیتے ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں updated جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ کے پاس updated جواب ہے تو وہ دے دیں۔ معزز ممبر اور ہاؤس کو updated جواب بتادیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پہلے فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی تھی لیکن rationalization کے بعد ان کی تعداد 18 ہو گئی ہے۔ ان ڈسپنسریوں پر 10 کروڑ 87 لاکھ اور 95 ہزار روپے کے قریب اخراجات آتے ہیں۔ جب ہم ان ڈسپنسریوں کے اخراجات کے لئے اگلے سال کی estimation لگاتے ہیں تو اس میں 10 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ ان ڈسپنسریوں کے اخراجات میں اگلے سال 10 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے اپنے جواب کے جز (ب) میں بتایا ہے کہ 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں اور ایک ڈسپنسری ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی نان فنکشنل ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر کوئی ڈسپنسری پانچ کلومیٹر کے اندر اندر ہو گی تو اس کو ایک ڈسپنسری بنا دیا جائے گا۔ کیا یہ SOP موجودہ حکومت نے بنایا ہے یا محکمہ نے باقاعدہ اس حوالے سے کوئی معیار بنایا ہوا ہے؟ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے معزز بھائی طاہر پرویز صاحب پھر پرانے سوالات کی طرف آجاتے ہیں۔ میں نے ان کو باقاعدہ updated figures دی ہیں۔ سوشل سیکورٹی کی گورننگ باڈی اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کس ڈسپنسری کو کتنے funds دیئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مجھے فیصل آباد شہر کی حدود میں واقع ڈسپنسریوں کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ سوشل سیکورٹی میڈیکل سنٹر گلستان کالونی، المعصوم ٹاؤن، امین ٹاؤن مکوآنہ اور پُل کوریاں، میری اطلاع کے مطابق یہاں پر ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی یہاں پر عملہ موجود ہوتا ہے۔ یہ لوگ مخصوص ٹائم کے لئے آتے ہیں اور حاضری لگا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ وزیر موصوف نے اُن کی checking کے لئے کوئی ٹیم رکھی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت وانسانی وسائل!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! وقتاً فوقتاً checking ہوتی رہتی ہے۔ اس حوالے سے معزز ممبر کے پاس یہ رپورٹ ٹھیک نہیں ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹرز کی کمی ہے۔ معزز ممبر کے سوالات ہمیشہ فیصل آباد کے حوالے سے ہوتے ہیں اور ہم انہیں honor بھی کرتے ہیں اور اُس کے بعد ان کو باقاعدہ check بھی کیا جاتا ہے۔ 17ویں اور 24ویں اسمبلی اجلاس کے اندر ان کے یہی سوال تھے اور اُن کے جوابات تب بھی دیئے تھے، جو کمی تھی وہ بھی پوری کر دی گئی تھی اور میرے پاس further details بھی موجود ہیں۔ ہمارے پاس PPSC کے ذریعے ڈاکٹرز نہیں آ رہے تو ہمارے پاس retainer کی پالیسی موجود ہے تو ہم ڈاکٹر کے ساتھ ایک سال کا agreement کر لیتے ہیں۔ معزز ممبر کو اگر کسی ڈسپنسری کے حوالے سے کوئی تحفظات ہیں تو ہمیں بتائیں ہم اُن کو resolve کر دیں گے۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بھی بتایا کہ فیصل آباد صنعتی شہر ہے اور وہاں پر سوشل سکیورٹی کے حوالے جو ڈسپنسریاں ہیں وہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ وزیر موصوف سے پہلے بھی میری یہی گزارش تھی کہ عملے کی کمی کو دور کیا جائے۔ المعصوم ٹاؤن میرے ہی حلقے میں آتا ہے وہاں پر میں نے خود دو چار بار جا کر دیکھا ہے وہاں پر صرف ایک نائب قاصد بیٹھا ہوتا ہے اُس کے علاوہ وہاں پر کوئی بندہ نہیں آتا۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اس سوال کو بھی pending کر لیتے ہیں۔ آپ وہاں پر کسی کو بھیج کر check کرا لیں۔ میں باقی سوالات کو pending کر رہا ہوں اور یہ سارے سوالات اگلی دفعہ آ جائیں گے۔ ایجنڈا پر مسودہ قانون میں کچھ amendments ہیں اب ہم ان کو لیتے ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021. Mr Muhammad Abdullah Warraich or Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduced the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduced the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا اور محرک نے اجازت کے لئے تحریک بھی move کی ہے تو میں اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اگر میں اعتراض کروں تو اعتراض کے بعد اس پر بات ہو سکتی ہے لیکن میں اُس سے پہلے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے پرائیویٹ یونیورسٹیز کے دو بل آئے تھے اور اُن دونوں بلوں پر میری طرف سے یہ گزارش کی گئی تھی کہ زمین اور بلڈنگ کے حوالے سے جو معیار ہے اُس کو مدنظر رکھتے ہوئے requirements کو fulfill کر لیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میری اُس request کو honor کیا اور آپ نے اُس پر عمل درآمد کیا۔ میں آپ سے صرف استدعا کرنا چاہتا تھا

کہ یہ چونکہ Private Member Bills ہیں ان میں میری صرف یہ استدعا ہو گی کہ ان کو subject to the fulfillment of accreditation criterion by the government کر کے آپ کر لیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ یہ یونیورسٹی 2004 کی بنی ہوئی ہے اس میں صرف amendment ہے لیکن جو آگے آ رہی ہیں اُن کے حوالے سے آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ جو فرما رہے ہیں میں یہی بات کر رہا ہوں۔ بہت شکریہ۔

MR. SPEAKE: Now, the question is:

> "That leave be granted to introduced the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021 has been introduced. Mr Muhammad Abdullah Warraich or Mr Sajid Ahmed Khan has given notice for the suspension of rules. The mover may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیالاہور 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

"That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 8

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for passage of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

"That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائڈ سائنسز خانیوال 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 31

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون اسپائر یونیورسٹی لاہور 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take the Aspire University Lahore Bill 2021. Ms Khadija Umar may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> That the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umar may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: اب ایک قرارداد ہے جو کہ جناب محمد بشارت راجہ، جناب حافظ عمار یاسر، میاں شفیع محمد، جناب ساجد احمد خان، رانا محمد اقبال خان، جناب سمیع اللہ خان، جناب خواجہ محمد منشاء بٹ، سید عثمان محمود، جناب معاویہ اعظم، جناب محمد الیاس، ملک خالد محمود وارن، جناب صفدر شاکر، ڈاکٹر محمد افضل متفقہ طور پر قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ختم نبوت ﷺ کے متعلق قران پاک کی آیت اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ختم نبوت ﷺ کے متعلق قران پاک کی آیت اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ختم نبوت ﷺ کے متعلق قران پاک کی آیت اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قرار داد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب اسمبلی کی طرح پنجاب کے تمام دفاتر میں ختم نبوت سے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ سنہری حروف میں آویزاں کرنے کا مطالبہ

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کو ختم نبوت ﷺ کے متعلق قران پاک کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 اور حدیث مبارکہ بحوالہ رواہ ابو داود 4252 وترمذی 2219 ترجمے کے ساتھ سنہری حروف میں مزین کیا گیا ہے۔"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعوٰی کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ختم نبوت ﷺ سے متعلق یہی قران پاک کی مکمل آیت اور مکمل حدیث مبارک ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور ضلعی داخلی حدود میں سنہری حروف میں نمایاں مقام پر آویزاں کی جائیں۔"

بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کو ختم نبوت ﷺ کے متعلق قران پاک کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 اور حدیث مبارکہ بحوالہ

رواہ ابوداود 4252 وترمذی 2219 ترجمے کے ساتھ سنہری حروف
میں مزین کیا گیا ہے۔"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعوٰی کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ختم نبوت ﷺ سے متعلق یہی قران پاک کی مکمل آیت اور مکمل حدیث مبارک ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور ضلعی داخلی حدود میں سنہری حروف میں نمایاں مقام پر آویزاں کی جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس سعادت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کو ختم نبوت ﷺ کے متعلق قران پاک کی سورۃالاحزاب کی آیت نمبر 40 اور حدیث مبارکہ بحوالہ رواہ ابوداود 4252 وترمذی 2219 ترجمے کے ساتھ سنہری حروف میں مزین کیا گیا ہے۔"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعوٰی کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ختم نبوت ﷺ سے متعلق یہی قران پاک کی مکمل آیت اور مکمل حدیث مبارک ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور ضلعی داخلی حدود میں سنہری حروف میں نمایاں مقام پر آویزاں کی جائیں"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں سندھ اسمبلی سے بھی اور خیبر پختونخوا اسمبلی سے بھی معزز ممبر تشریف لائے اور آپ کی اسمبلی کو دیکھ کر انہوں نے اپنی اسمبلیوں میں یہ قرارداد پیش کی۔ میں خاص طور پر سندھ والوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جاتے ہی فوری طور پر اس کی implementation بھی کروائی اور ان کے چیف منسٹر صاحب نے باقاعدہ طور پر آڈرز کئے کہ تمام سرکاری دفاتر میں یہ لکھا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں لاء منسٹر صاحب کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے چیف منسٹر صاحب تک ہاؤس کے جذبات پہنچانے ہیں اور یہ ایک تاریخی کام ہے جس کا ان کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ وہ خود فوری طور پر نہ صرف یہ کام مکمل کروائیں بلکہ اس بات پر مکمل پہرا بھی دیں تاکہ ہر جگہ اس کی implementation میں کوئی کمی نہ آئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب جناب ساجد احمد خان ، محترمہ مسرت جمشید چیمہ، محترمہ سیدہ زہرہ نقوی ،اور محترمہ ربیعہ نصرت ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی شہادت پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کشمیری راہنما کل جماعتی کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی جو کہ باہمت، نڈر اور مخلص راہنما تھے انہوں نے ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی تحریک کو مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور بھارتی افواج کے ظلم و جبر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے رہے اور کبھی بھی ان کا عزم اپنے بنیادی حقوق آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد سے متزلزل نہ ہوا۔

یہ ایوان ان کو ان کے حق خودارادیت کے لئے لازوال جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان معترف ہے کہ سید علی گیلانی نے مقبوضہ کشمیر میں ”ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے“ کا نعرہ لگا کر اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک منزل کا تعین کر دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سید علی گیلانی کی میت چھننے اور طاقت کے زور پر بھارتی فورسز کی عظیم کشمیری راہنما کی رات کے اندھیرے میں جبری تدفین کرنے اور ان کا بنیادی حق سلب کرنے، ان کی وصیت، ورثہ اور کشمیریوں کی خواہش کے مطابق شہداء کے قبرستان میں تدفین نہ کرنے اور ان کی نماز جنازہ میں کشمیریوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر سخت مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لیں اور کشمیریوں پر ہونے والے مظالم رکوانے کے لئے بھارتی حکومت پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور بزرگ کشمیری راہنما سید علی گیلانی کے ورثہ کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو مناسب اسلامی رسومات کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کشمیری راہنما کل جماعتی کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی جو کہ باہمت، نڈر اور مخلص راہنما تھے انہوں نے ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی تحریک کو موثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور بھارتی افواج کے ظلم و جبر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے رہے اور کبھی بھی ان کا عزم اپنے بنیادی حقوق آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد سے متزلزل نہ ہوا۔

یہ ایوان ان کو ان کے حق خودارادیت کے لئے لازوال جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان معترف ہے کہ سید علی گیلانی نے مقبوضہ کشمیر میں "ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے" کا نعرہ لگا کر اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک منزل کا تعین کر دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سید علی گیلانی کی میت چھننے اور طاقت کے زور پر بھارتی فورسز کی عظیم کشمیری راہنما کی رات کے اندھیرے میں جبری تدفین کرنے اور ان کا بنیادی حق سلب کرنے، ان کی وصیت، ورثہ اور کشمیریوں کی خواہش کے مطابق شہداء کے قبرستان میں تدفین نہ کرنے اور ان کی نماز جنازہ میں کشمیریوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر سخت مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لیں اور کشمیریوں پر ہونے والے مظالم رکوانے کے لئے بھارتی حکومت پر اپنا اثرورسوخ استعمال کریں اور بزرگ کشمیری راہنما سید علی گیلانی کے ورثہ کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو مناسب اسلامی رسومات کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اب کشمیری راہنما کل جماعتی کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی جو کہ باہمت، نڈر اور مخلص راہنما تھے انہوں نے ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی تحریک کو موثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور بھارتی افواج کے ظلم و جبر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح

کھڑے رہے اور کبھی بھی ان کا عزم اپنے بنیادی حقوق آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد سے متزلزل نہ ہوا۔

یہ ایوان ان کو ان کے حق خودارادیت کے لئے لازوال جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان معترف ہے کہ سید علی گیلانی نے مقبوضہ کشمیر میں "ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے" کا نعرہ لگا کر اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک منزل کا تعین کر دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سید علی گیلانی کی میت چھننے اور طاقت کے زور پر بھارتی فورسز کی عظیم کشمیری راہنما کی رات کے اندھیرے میں جبری تدفین کرنے اور ان کا بنیادی حق سلب کرنے، ان کی وصیت، ورثہ اور کشمیریوں کی خواہش کے مطابق شہداء کے قبرستان میں تدفین نہ کرنے اور ان کی نماز جنازہ میں کشمیریوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر سخت مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لیں اور کشمیریوں پر ہونے والے مظالم رکوانے کے لئے بھارتی حکومت پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں اور بزرگ کشمیری راہنما سید علی گیلانی کے ورثہ کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو مناسب اسلامی رسومات کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ یہ پیش ہو چکا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ اس زیرو آور نوٹس کو دیکھ لیں کہ یہ 28۔ مئی 2021 کو پیش ہوا تھا اور آج ستمبر کی 28 تاریخ ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی یہ زیرو آور آتا ہے تو منسٹر صاحب موجود نہیں ہوتے۔ یہ معاملہ راولپنڈی رنگ روڈ کا ہے۔ آپ کے علم میں ہوگا اور پورے ہاؤس کے بھی علم میں ہے کہ رنگ روڈ راولپنڈی کا ایک سکینڈل پاکستان کی تاریخ میں آیا ہے شاید منسٹر صاحب اس کا جواب دینا نہیں چاہتے۔ اس کے اندر جو بھی بے ضابطگیاں، کرپشن اور لوٹ مار ہوئی ہے۔ اگر منسٹر صاحب موجود ہوں تو میں اس کی ساری تفصیل ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ منسٹر صاحب پھر ان ساری چیزوں کا جواب دے سکیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ آج منگل ہے اور جمعۃ المبارک کو دوبارہ زیرو آور ہو گا تو آپ direction دیں کہ اس دن منسٹر صاحب ایوان میں موجود ہوں۔ یہ بھی ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ میں راولپنڈی رنگ روڈ کے سکینڈل کے points کو highlight کر کے بیٹھ جاؤں اور بات آگے ختم ہو جائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس فورم کے حوالے سے متعلقہ منسٹر میرے اعتراضات یا نکات جو میں اٹھاؤں ان کا جواب دیں تاکہ حقائق قوم اور پنجاب کے عوام کے سامنے آ سکیں اس لئے میری یہی گزارش ہے کہ آپ متعلقہ منسٹر کو پابند کریں کہ آئندہ زیرو آور کے دن رنگ روڈ راولپنڈی کے سکینڈل کے حوالے سے میرے اعتراضات کو clarify کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: منسٹر ہاؤسنگ موجود نہیں ہیں۔ اب اگلا زیرو آور نوٹس۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ متعلقہ منسٹر کو direction دیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض directions پر عمل ہوتا ہے اور بعض پر نہیں ہوتا۔ میری درخواست ہے کہ آپ متعلقہ منسٹر کو direction دیں کہ وہ جمعۃ المبارک کے دن آ کر رنگ روڈ راولپنڈی کے حوالے سے اپنا اور پنجاب حکومت کا موقف اس ایوان کے سامنے رکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ وہ next Private Members Day پر اس کا جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: زیرو آر نوٹس نمبر 515 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ یہ پیش ہو چکا ہے اس کا جواب وزیر محنت وانسانی وسائل نے دینا ہے۔ جی، جناب عنصر مجید خان نیازی!

فیکٹری مزدوروں کو حکومتی اعلان کے مطابق اجرت
کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب چیئرمین! کم از کم ماہانہ تنخواہ مختص ہو چکی ہے۔ محترمہ نے جس معاملہ کا ذکر کیا ہے وہ پولیس کا معاملہ ہے۔ یہ معاملہ محکمہ محنت سے متعلقہ نہیں ہے۔ انہوں نے جو کم از کم ماہانہ تنخواہ -/17500 روپے کا ذکر کیا ہے تو وہ ملنا شروع ہو گئی ہے اور یہ issue تو ختم ہو گیا ہے۔ اب فیکٹری انتظامیہ نے ورکرز پر جو جھوٹے کیسز درج کرائے ہیں میں اس پر وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس معاملہ کو دیکھ لیں۔ اگر وہ غلط ہوئے ہیں تو وہ نہیں ہونے چاہئے تھے۔ یہ معاملہ ہمارے محکمہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکا ہے۔ اس کا جواب منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 557 جناب ناصر محمود کا ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکا ہے۔ اس کا جواب منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 564 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکا ہے۔ اس کا جواب منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس زیرو آر نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ ان کے جوابات next Private Members Day پر آنے چاہئیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس 566 چودھری وقار احمد چیمہ اور جناب محمد ارشد ملک کی طرف سے ہے جو پیش ہو چکا ہے۔ یہ محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے اور next Tuesday کو اس کا جواب آنا چاہئے۔ اگلا زیرو آر نوٹس 567 جناب محمد معظم شیر اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے ہے جو پیش ہو چکا ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہٰذا

اس کو pending کیا جاتا ہے اور اگلی بار اس کا جواب آنا چاہئے۔ اگلا زیرو آر نوٹس 606 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور میں ڈاکٹر کی غفلت سے بچے کی ہلاکت

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل "جیو نیوز" مورخہ 17 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق جام پور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹر کی مبینہ غفلت سے چھ سالہ بچہ جاں بحق ہو گیا۔ بچے کے والد کے مطابق ڈاکٹر اپنے موبائل پر سوشل میڈیا پر مصروف تھا اور غلط انجکشن لگانے سے بچے کی موت واقع ہوئی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لیکن اگر آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! جب منسٹر صاحبہ موجود ہوں گی تب بات کرنا مناسب رہے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس 612 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیلسز مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 17 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق قصور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پندرہ روز سے ڈائیلسز مشینیں خراب ہیں اور مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گزشتہ روز قبل ایک مریض ڈائیلسز مشین خراب ہونے سے جاں بحق ہو گیا جبکہ مشینوں کو پانی کی سپلائی کرنے والی موٹر بھی خراب ہو گئی ہے۔ بروقت علاج میسر نہ ہونے کی

صورت میں مزید اموات کا خطرہ ہے اور گزشتہ دو ماہ سے زنانہ و مردانہ سرجیکل کی سہولتوں کا بھی فقدان ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لیکن آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں یا اُن کا انتظار کرنا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! ان کی موجودگی میں بات کروں گی۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 18 محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کے ڈاکٹروں و عملہ کا معزز ممبر سے ناروا سلوک

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے عوامی شکایات ملنے کے بعد مورخہ 2 جولائی 2021 کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کا دورہ کیا، وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں نے ہسپتال کے کمروں کو ذاتی رہائش گاہ بنا رکھا ہے اور سرکاری وسائل کا بے دردی سے استعمال کر رہے تھے۔ جب میں نے اس بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر فرخ نے نہایت بدتمیزی سے بات کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ آپ کس حیثیت سے ہسپتال کا visit کر رہی ہیں؟ اس بارے جب ایم ایس تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب سے بات کی تو اُس کے پاس ان تمام معاملات کے بارے میں کوئی جواب نہ تھا، اُلٹا میرے خلاف تمام سٹاف نے بھرپور طریقے سے campaign شروع کر دی تاکہ اس طریقے سے مجھے چپ کروایا جاسکے۔ THQ سٹاف کی کرپشن اور بدعنوانی کے میرے پاس ثبوت موجود ہیں۔ اس عوامی مسئلہ کو اجاگر کرنے پر PMA خوشاب نے ہڑتال کر دی اور تمام OPDs بند کر دیں۔ سابقہ صدر PMA ڈاکٹر محمود زبیری نے تمام ہسپتالوں کے باہر بینرز لگوا دیئے جس پر تحریر تھا کہ:

"سلیکٹڈ ایم پی اے محترمہ ساجدہ بیگم آپ کسی بھی سرکاری ہسپتال میں visit کر سکتی ہیں اور نہ ہی داخل ہو سکتی ہیں۔"

ڈاکٹروں کے اس رویئے سے بحیثیت ممبر اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ اس معاملے کی شفاف انکوائری کروائی جائے۔ میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ چونکہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس کو pending کر دیں اور جب وہ تشریف لائیں گی تو جواب دے دیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 23 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ کیا پڑھنے کی اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

ہیڈ مسٹریس ہائر سیکنڈری سکول رینجرز لاہور کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مفاد عامہ کے ایک کام کے سلسلے میں ہیڈ مسٹریس محترمہ نائلہ گجر ہائر سیکنڈری سکول رینجرز لاہور کو متعدد بار فون کیا اور text message بھی بھیجے لیکن اُس نے call back کی اور نہ ہی کوئی response دیا جبکہ call ہر دفعہ through بھی ہوئی۔ موبائل نمبر 0324-4440713 ہے۔ سکول contact کرنے کا یہ واحد نمبر ہے اور کوئی نمبر official بھی زیر استعمال نہیں۔ مذکورہ آفیسر نے میرے ٹیلی فون کا response نہ کر کے نہ

صرف میرا بلکہ ایوان کا استحقاق بھی مجروح کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن میں صرف وضاحت چاہوں گا تاکہ ایجوکیشن منسٹر صاحب کو convey بھی کر دوں۔ کیا یہ سکول پنجاب گورنمنٹ کا ہے یا رینجرز کا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ کاردار! کیا یہ سکول پنجاب گورنمنٹ کا ہے یا رینجرز کا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! یہ لاہور میں سکول واقع ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کے under آتا ہے یا نہیں۔ البتہ یہ سرکاری سکول ہے۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب صحیح فرما رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے اسی لئے وضاحت چاہی تھی بہرحال اس کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: اگر یہ پنجاب گورنمنٹ کے under آتا ہے تو منظور کر لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب لینے کے لئے ہی pending کر رہے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 5/18 جناب نصیر احمد کی ہے جو 2018 سے pending ہے، یہ وزیر تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس کا جواب آنا چاہئے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 137/18 چودھری اشرف علی کی ہے جو وزیر تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن اس کا جواب بھی نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 222/18 شیخ علاؤالدین کی ہے جو وزیر اوقاف و مذہبی امور سے متعلقہ ہے لیکن اس کا جواب

بھی نہیں آیا۔ یہ مورخہ 2019-1-14 کو move ہوئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/18 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے جو محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ ہے۔ جہانزیب کھچی تشریف رکھتے ہیں۔ کیا آپ جواب دینا پسند کریں گے؟

پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی (۔۔۔جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! ہمارا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ ہم ریٹ بڑھائیں اور نہ ہی کوئی issue ہے کہ ہم پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایے بڑھا رہے ہیں بلکہ ایسا معاملہ زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آ گیا ہے لہٰذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/84 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے جو انفارمیشن اینڈ کلچر سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری جناب محمد ندیم قریشی موجود ہیں لہٰذا وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی، قریشی صاحب!

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے
نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ (۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!جو national level پر media policy بنائی جاتی ہے۔ یہ federal government کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ provincial government اس حوالے سے جو اقدامات کر رہی ہے۔ وہ میں ان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔ ہم نے پنجاب میں جتنے بھی Punjab Arts Council کے زیر اہتمام ادارے ہیں وہاں سختی سے اس بات کو restrict کیا ہے۔ کہ کوئی بھی چیز اسلامی عقائد کے خلاف پیش نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی نظریہ پاکستان اور اخلاقی اقدار کے حوالے سے پیش کی جا سکتی ہے۔ اپنی فاضل ممبر سے میں یہ درخواست بھی کروں گا اور میں جناب سپیکر آپ کی وساطت سے اس مقدس ایوان کے ذریعہ بطور part of the assembly خود بھی federal government سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ آج کل جو electronic media پر

جو ڈرامہ اور سیریل دیکھے جا رہے ہیں وہ واقعی ہماری اخلاقی، اسلامی اور معاشرتی اقدار کے بالکل against ہے لیکن پنجاب حکومت کا اس میں as such کوئی role نہیں ہے۔

MR.CHAIRMAN: Order in the House please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): میں ان کو اس بات پر یقین دلاتا ہوں جو چیز پنجاب حکومت کی domain میں آتی ہے وہاں ہم نے ان تمام چیزوں کی پابندی کی ہوئی ہے۔ پنجاب میں باقاعدہ ہر تھیٹر اور ہر Art Council پر Vigilance Committees کام کر رہی ہیں۔ district administration کسی بھی شخص کو یہ allow نہیں کرتی کہ وہ اسلامی اور ہمارے معاشرتی اقدار کے خلاف کوئی چیز پیش کر سکے۔ آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا ہم وفاقی حکومت کو یہ ضرور request بجائے کے وہ اس حوالے سے باقاعدہ نوٹس لیں۔ ہماری نوجوان نسل کے لئے اور ہمارے ماحول کو پراگندہ کرنے کے لئے یہ ہمارے پڑوسی ملک کی سازش تھی جس کو اب ہمارے چینلز نے بھی adopt کر لیا ہے اور یہ باقاعدہ ایک مذموم سازش کے تحت ہماری نوجوان نسل کو اپنے اسلامی، اخلاقی اور مشرقی اقدار سے دور لے کر جا رہی ہے۔ یہ پنجاب حکومت کی domain نہیں ہے۔ Thank you sir

جناب چیئرمین: جی، جواب آچکا ہے۔ لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 133/19 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 332/19 رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 479/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے جو کہ انوائرنمنٹ کے متعلقہ ہے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 805/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے۔ جو وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان کے متعلقہ ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوئے کار 815/19 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی ہے۔ یہ تحریک التوئے کار جناب محمد جہانزیب خان کھچی آپ کی منسٹری کے متعلقہ ہے۔

لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش (۔۔۔جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئر مین! اس میں حکومت پنجاب پہلے ہی جو زائد المیعاد گیس سلنڈر ہیں ان پر پابندی لگا چکی ہے۔ ہماری جو D.R.T.A وہ گاہے بگاہے اس کے اوپر inspection کرتی رہتی ہیں۔ پچھلے آٹھ ماہ میں ہم نے اس کے اوپر crackdown بھی کیا اور تقریباً 43 لاکھ تک اس پر جرمانے بھی کئے ہیں اس کو مزید یقینی بنائے گے جو زائد المیعاد گیس سلنڈر ہیں اس کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

جناب چیئر مین! ایل ٹی سی روٹس پر پرائیویٹ آپریٹر 2012 سے چلا رہے تھے جن کا کنٹریکٹ 2019 میں ختم ہو گیا اور اب حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے کہ ہم ایل ٹی سی روٹس کو بحال کریں جس کے لئے ابھی ہمارے اے ڈی پی میں بھی تقریباً تین ارب روپے رکھا ہوا ہے کہ ایل ٹی سی کے روٹس کے اوپر eco-friendly busses چلائیں تو میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ ان روٹس کو جلد بحال کر دیں گے۔

جناب عبداللہ وڑائچ: جناب چیئر مین! شکریہ، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے جواب آ گیا ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/861 ہے جو کہ سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میرے پاس اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا لہٰذا اسے pending فرمالیں تو میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/870 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے جو کہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، سید عثمان محمود، محترمہ شازیہ عابد اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے ہے جس کا نمبر 20/88 ہے جس کا جواب ندیم قریشی نے دینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میرے پاس تو اس کا جواب نہیں آیا اس لئے میری آپ سے request ہے کہ آپ اس کو pending کر دیں تاکہ میں باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ سے انفارمیشن لے کر اس کا جواب دے سکوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں اور اگلی تحریک التوائے کار سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی 194/20 ہے جو کہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن منسٹر صاحبہ موجود نہ ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہ ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار سید حسن مرتضیٰ، محترمہ شازیہ عابد کی لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب میاں محمود الرشید اور پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر فیاض الحسن چوہان بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 312/20 جناب سمیع اللہ خان کی move ہو چکی ہے تو میاں محمد اختر حیات پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ چونکہ ایک specific incident سے متعلقہ سمیع اللہ خان کی تحریک ہے کہ ایک بچی کی ڈور پھرنے سے ہلاکت ہوئی تھی تو جب تک اس کا میں specifically کوئی جواب نہ لے لوں تو اس پر بات نہیں کر سکتا اس لئے اس کو کل تک کے لئے pending کر دیں لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میں دیکھ رہا تھا کہ اگر پہلے ہمیں یہ تحریک التوائے کار circulate ہوئی ہوتی تو definitely اس کا جواب لے کر آتے مگر چونکہ ابھی یہاں پر بتایا جا رہا ہے کہ فلاں فلاں تحاریک ہیں، کیونکہ بہت سارا کام آپ کا pending ہے اس لئے سیکرٹریٹ کو بھی in order کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں کم از کم پہلے پتہ ہو کہ ہمارا کیا بزنس آنے والا ہے۔ اب آج آپ نے جتنی تحاریک التوائے کار take up کی ہیں تو کوئی منسٹر بھی انہیں اس طرح take up نہیں کر سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! مطلب یہ ہے کہ اس کا طریق کار یہ ہے کہ ہمیں پہلے پتا ہو کہ کون سا بزنس آرہا ہے تو ہم اس کو take up کر لیں۔ اس وقت میرے پاس جو تحاریک التوائے کار ہیں یہ تین قسم کی ہیں جن میں to be moved, already moved and pending تو تین قسم کا بزنس تو نہیں چل سکتا۔ آپ اپنی comprehensive list بنا کر ہمیں دیں تاکہ ہم concerned Ministers کو دیں تو وہ جواب لے کر آجائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، ان تحاریک التوائے کار کو دوبارہ circulate بھی کر دیں اور اگلے Tuesday تک تمام منسٹر صاحبان کی طرف سے جواب بھی آنا چاہئے۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عشرت اشرف: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کے notice میں ایک دو باتیں لانا چاہ رہی ہوں جس طرح راجہ صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے اور بڑے اچھے انداز سے کہا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ اس اسمبلی کے اوپر کرم ہے کہ راجہ صاحب یہاں موجود ہیں۔ میں ایک اور بھی گزارش کروں گی کہ ہم لوگ دو بجے کے اجلاس کے لئے آتے ہیں لیکن اجلاس چار بجے کے بعد شروع ہوتا ہے اور پھر ہر چیز pendinging ہو جاتی ہے اور ہم گھر کو چلے جاتے ہیں۔ اس سے بڑی کیا کرپشن ہو گی کہ TA, DA بھی لے رہے ہیں اور کام کوئی نہیں کر رہے تو اس طرف بھی توجہ دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اگر ہم کام نہیں کرنا چاہتے تو اجلاس نہ بلائیں تو خدا کے لئے ہر چیز pending نہ کریں، Question is pending اور جو بھی بزنس ہے وہ سارا ہی pending ہو گیا تو ہم کیوں نہیں pending ہو جاتے تو میں آپ کی اس طرف توجہ دلا رہی ہوں اس لئے مہربانی کر کے وقت پر اجلاس شروع کیا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل وقت پر اجلاس شروع ہونا چاہئے لیکن کتنی اچھی اچھی قراردادیں آپ کے سامنے پاس ہوئی ہیں تو آپ انہیں تو appreciate کر دیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ pending نہ کریں بلکہ انہیں دوبارہ پیش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ نیلم حیات ملک: شکریہ، جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری جناب محمد ندیم قریشی کی بڑی عزت کرتی ہوں اور انہوں نے بالکل صحیح جواب دیا لیکن میں ان کے دیے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو ایک دفعہ میں تحریک التوائے کار پڑھ دوں تاکہ ایوان کو پتا چلے کہ میں کیا چیز چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ نے بولنا ہے تو بول لیں۔

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے لچر ڈانس سے نئی نسل کو تباہی سے بچانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں ایوان کی توجہ دلانے کے لئے یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے ٹی وی چینلز پر تنقیدی نظر ڈالی جائے تو میڈیا جو ڈرامے ہماری نئی نسل کو دکھا رہا ہے وہ love story سے شروع ہو کر ساس بہو کے جھگڑوں پر ختم ہو جاتے ہیں اور topics پر نظر ڈالیں تو گھریلو جھگڑوں اور معاملوں میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، شوہر پر شک کرنے، بیوی پر تہمتیں لگانے، ساس کی مکاریاں، بہو کی سازشیں، نشہ کی قسمیں اور دوسری قسم کے نشے کی بات ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! توجہ کریں کہ نئی نسل بگڑ رہی ہے، مارننگ شوز کے نام پر جو vulgar ٹی وی اور لُچر ڈانس دکھائے جاتے ہیں اور توجہ چاہتے ہیں کہ پروڈیوسرز کو بے لگام مت چھوڑیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے کہ یہ فیڈرل کا معاملہ ہے۔ میں اس معزز ایوان سے اور آپ سے بھی یہ request کرتی ہوں کہ ایوان کے ذریعے یہ معاملہ فیڈرل تک پہنچایا جائے کیونکہ ڈراموں نے بہت زیادہ حالات خراب کر دیئے ہیں۔ بچہ، بچہ بگڑ رہا ہے، بچیاں بگڑ رہی ہیں جبکہ جوان نسل بگڑ رہی ہے اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس کو serious لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل یہ بڑا اہم مسئلہ ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کو assurance دی ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کل بھی میں نے کوشش کی لیکن پتا نہیں سپیکر صاحب کو ہم سے کوئی زیادہ محبت ہے اس لئے انہوں نے ٹائم نہیں دیا۔ گزارش یہ ہے کہ پہلے بھی چھ مہینے قبل میں نے یہ بات اس ایوان کے سامنے رکھی تھی اور خاص طور پر راجہ بشارت صاحب کو request کی تھی کہ جو جانور باہر سے منڈی مویشیاں میں آتے ہیں بغیر فروخت کئے ان پر بھی یہ لوگ ٹیکس لے لیتے ہیں۔ اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ اگر کوئی اپنے حق کے لئے آواز بلند کرتا ہے یعنی جو لوگ مویشی فروخت کرنے کے لئے منڈی مویشیاں آتے ہیں تو ان کے اوپر باضابطہ طریقے سے پرچے ہو رہے ہیں۔ ہر تھانے میں دو دو، تین تین پرچے ٹھیکیدار حضرات کروا رہے ہیں تو میری راجہ صاحب سے یہ گزارش ہے پہلے بھی انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو ہم ختم کریں گے لیکن ابھی تک یہ ختم نہیں ہوا بلکہ اب اس میں اور تیزی آ گئی ہے۔ میانوالی ضلع میں تقریباً تین چار منڈیوں میں بہت سارے لوگوں کے خلاف پرچے ہو چکے ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس کا کوئی حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر کوئی adjournment motion لے آئیں please تو اس کو entertain کریں گے۔ انشاءاللہ

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کیا باقی بزنس pending ہو گیا ہے یا اسے take up کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، اسے بھی لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): نہیں، جناب چیئرمین! پہلے پھر وہ لے لیں۔ اگر پوائنٹ آف آرڈرز پہلے آنے ہیں تو بزنس ادھر ہی رہ جانا ہے اس لئے آپ پہلے بزنس ختم کر لیں اور اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈرز لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے اولکھ صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے تو اس کے بعد بزنس لے لیتے ہیں۔ جی، اولکھ صاحب!

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! حال ہی میں دریائے سندھ کے شدید کٹاؤ کی وجہ سے تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کی بڑی شہری آبادیاں راکھواں، بستی گنڈہ، بستی ڈیپھی مکوڑی کٹاؤ کا شکار ہیں۔ مساجد سکول اور دیگر۔۔۔

جناب چیئرمین: اولکھ صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں یا کوئی قرارداد پڑھ رہے ہیں؟

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! میں تحریک التوائے کار پڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اولکھ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار ایجنڈے میں نہیں ہے۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! میں نے تحریک التوائے کار جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اولکھ صاحب! ابھی اس کی باری نہیں آئی اور ایجنڈے میں شامل نہیں ہے اس لئے اسے پھر لے لیں گے۔

ملک احمد علی اولکھ: جی، ٹھیک ہے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 13۔اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی پہلی قرارداد لیتے ہیں جو کہ شیخ علاؤالدین کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر متعلقہ وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لیکن آج منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pendinging کرتے ہیں مگر اگلے Tuesday کو اس قرارداد کا جواب آنا چاہئے۔ دوسری زیر التواء قرارداد سید حسن مرتضیٰ کی ہے جو کہ موجود نہ ہیں اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التوا قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

میل فی میل اساتذہ کو اکٹھے ڈیوٹی دینے کی بجائے علیحٰدہ علیحٰدہ تعینات کئے جانے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میری قرارداد ہے کہ:

> "صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد cases ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں male اور female اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں male اور female اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں، انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں male اور female اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں male اور female اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو pending فرما دیں لیکن میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک کی ایک نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ اس طرح discrimination کرنا کہ جہاں خاتون جائے گی وہاں مرد نہیں جا سکتا اور جہاں مرد جائے گا وہاں خاتون نہیں جاسکتی یہ کوئی مناسب بات نہیں رہے گی۔ میں ان سے استدعا کروں گا کہ دنیا بھر میں بلکہ اسلامی ممالک میں بھی اب خواتین کو مردوں کے ساتھ کام کرنے کے یکساں مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح gender based پابندی لگانا کہ جن سکولوں میں مرد ٹیچر ہے وہاں پر خاتون نہیں ہوگی اور جہاں خاتون ہے وہاں مرد نہیں ہو گا پھر کل کو یہ مسئلہ بھی پیدا ہو جائے گا کہ خواتین ٹیچرز جب تنخواہ لینے کے لئے جائیں گی تو وہاں آگے خاتون ہی کیشئر بیٹھی ہونی چاہئے اور اگر بنک میں جائیں تو آگے خاتون کیشئر ہی ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اس لئے اس کو dispose of فرما دیں۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! پھر آپ اس قرارداد کو واپس لے لیں کیونکہ راجہ صاحب کی بات تو صحیح ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں اس کو واپس نہیں لوں گا آپ متعلقہ منسٹر صاحب کو آنے دیں۔ یہ لاء منسٹر صاحب کا point of view ہے میرا point اس پر مختلف ہے۔ میری قرارداد میں کسی جگہ پر بھی compulsory کا element نہیں ہے۔ گزارش ہے کہ ہم

دیہاتی حلقوں کے رہنے والے ہیں، ہماری دیہاتی constituencies ہیں شہر کے اپنے problems ہیں اور دیہات کے اپنے problems ہیں۔ میں یہاں on the floor of the House آٹھ سے دس کیسز ایسے point out کر سکتا ہوں جو اسی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ میں نے قرارداد کی صورت میں ایک proposal دی ہے۔ فرض کریں کہ میرے حلقہ میں ایک بچیوں کا سکول ہے جہاں تین سیٹیں female کی خالی ہیں آپ نے وہ لیڈی ٹیچرز جو male سکول میں لگائی ہوئی ہیں ان کو female سکول میں لگا لیں۔ آپ متعلقہ منسٹر صاحب کو آنے دیں میں اس پر argue کروں گا۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! کیا آپ اس قرارداد پر ووٹنگ میں جانا چاہتے ہیں؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ متعلقہ منسٹر کو آنے دیں میں پھر اس پر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! لاء منسٹر صاحب نے اس پر بات کر دی ہے He is representing the Minister اب ہم اس پر ووٹنگ کروا لیتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں male اور female اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں male اور female اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: چوتھی زیر التواء قرارداد جناب صہیب احمد ملک کی ہے وہ اس کو پیش کریں۔

تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے
تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤالدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤالدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے
کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کرکے
تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! I oppose it

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں صرف اس حوالے سے oppose کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے ایک clarification دینی تھی۔ معزز رکن نے جو کچھ فرمایا ہے چونکہ وہ اس علاقے کے نمائندے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں مجھ سے بہتر اپنے حلقہ کے حالات کا پتا ہے ظاہری بات ہے کہ یہ اپنے حلقہ کے لوگوں کے مفاد کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Reconstitutions of Districts and Tehsils کے لئے چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور وہ کمیٹی ابھی کام کر رہی ہے۔ میں نے محترم رکن سے یہ استدعا کی ہے کہ ان کے پاس جو بھی facts and figures ان تحصیلوں کو ضلع بنانے کے حوالے سے ہیں وہ مجھے دے دیں اِنشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ہم وہاں پر بھی consider کریں گے۔ جب بھی نئی تحصیلیں create ہوں گی یا نئے اضلاع create ہوں گے تو اِنشاء اللہ تعالیٰ میرٹ کی بنیاد پر اس ضلع کے قیام کو بھی زیر غور لایا جائے گا اور اس پر فیصلہ کیا جائے گا۔ بلکہ میں اس حد تک کہوں گا کہ جب ہم اس کمیٹی کی میٹنگ کریں گے اور جب ان کے اس کیس کو consider کیا جائے گا تو میں معزز رکن کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ تشریف لائیں۔ چونکہ اس کمیٹی کو میں head کر رہا ہوں ہم ان کی بات سنیں گے اور جو مقامی انتظامیہ کی طرف سے ہمیں input ملے گی اِنشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ان سے share کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں محترم لاء منسٹر صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے میری قرارداد کو consider کیا I will be obliged جب کمیٹی کی میٹنگ ہو تو I will be looking forward تاکہ بھلوال ضلع بن سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد جناب محمد ارشد ملک کی ہے وہ اس کو پیش کریں۔

لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ملکی آبادی میں سپیشل پرسن اور خواجہ سراء کے اعداد و شمار جاری کئے جانے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رِٹ پٹیشن نمبر WP. No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP. No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی

حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متلعقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح وبہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! I oppose it

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں honourable Minister صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی میری ذات کا کام نہیں ہے، کسی کا ذاتی issue نہیں ہے اور کسی پارٹی کا issue نہیں ہے۔ یہ وہ معاملہ ہے کہ جب یہاں پر ہم کوئی بات کرنے لگتے ہیں تو ہمیں چیئر سے direction آجاتی ہے کہ یہ جو matter ہے یہ ہائی کورٹ میں ہے یا یہ سپریم کورٹ میں ہے تو میں بھی آج اسی honorable High Court کی direction کے حوالے سے ان لوگوں کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو اس معاشرے کا حصہ ہیں، special persons ہیں اور وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں جو خواجہ سرا ہیں وہ بھی پاکستان کا شناختی کارڈ رکھتے ہیں اور انہیں بھی وہی rights اور وہی حقوق ملکیت ہیں جو مجھے اور آپ کو ہیں تو وہ fundamental rights جو پاکستان کا قانون ہمیں provide کرتا ہے اور جس 1973 کے آئین کے ہم تابع ہیں تو میں اس کے حوالے سے honourable Minister صاحب سے اور حکومت وقت سے یہ ضرور استدعا کروں گا اور میری humble submission ہے کہ اس پر کوئی kind consideration کی جائے ان لوگوں کے لئے جو پیدا ہوتے ہیں اور اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے کہ وہ بیچارے special person میں آجاتے ہیں یہ ان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا تو اگر۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please wind up کیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اک گل تاں کرنی اے او گل وی نیں کرن دیندے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔ آپ کے پاس floor ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ bore ہو رہے ہیں تو بند کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ کوئی بات ہے۔ آپ پانچ منٹ سے اوپر لے گئے ہیں، آپ wind up بھی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ ان کی بات ہے جن کی کوئی بات کرتا نہیں ہے۔ میں تو آج ان کی بات کر رہا ہوں۔ اس لئے تو مجھے آپ کو پچیس منٹ دینے چاہئیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سبحان اللہ چلیں! آپ بسم اللہ کریں اور جلدی wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اس سے آگے بات کرتا نہیں ہوں چونکہ آپ کا سننے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے جو فرمایا ہے کہ special person کی کوئی بات نہیں کرتا تو اس لئے میں بات کر رہا ہوں اور انہوں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کا بھی حوالے دیا۔ ظاہری بات ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد ہونا ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے لیکن ان کی قرارداد کو اگر مزید آگے غور سے دیکھا جائے تو انہوں نے کہا ہے کہ six census ہوئی ہے اس کے نتائج کے مطابق figure ہیں جو دیئے ہیں تاکہ صوبے اس پر آئندہ کے لئے allocation کر سکیں تو ان کی خدمت کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا اور اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ ابھی گورنمنٹ نے نئے census announce کئے ہیں اور جب تک نئے census کے نتائج نہیں آجاتے یہ figures release نہیں کئے جاسکتے۔ جیسے ہی نئے census ہوں گے تو جو بھی نئے figures آئیں گے ان کو release بھی کیا جائے گا اور special person کے لئے اس کے مطابق کوٹہ

بھی رکھا جائے گا، جابز کا کوٹہ رکھا جائے اور ترقیاتی فنڈز بھی رکھے جائیں گے بلکہ سب کچھ کیا جائے گا لیکن بنیاد بنانے کے لئے ہمیں figures چاہئیں تو figures ہماری موجودہ مردم شماری سے نہیں ملتے اور آپ مجھے سے بہتر جانتے ہیں کہ بعض صوبوں کو مردم شماری پر اعتراض تھا۔ اب فیڈرل گورنمنٹ نے already ایک نئی مردم شماری announce کر دی ہے تو اس کے آنے تک ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ so میں سمجھتا ہوں کہ جتنے معزز رکن کے special person کے لئے جذبات ہیں میرے بھی اتنے ہیں اور اس پورے معزز ایوان کے اتنے ہی ہیں اور ہم سب کو ان کے جذبات کی قدر ہے لیکن موقع آنے پر انشاءاللہ تعالیٰ ان کے جذبات کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کی assurance بھی آگئی ہے اور ہائی کورٹ کی decision بھی ہے تو انشاءاللہ اس پر عمل ہو گا۔ اب آپ قرارداد واپس لینا چاہتے ہیں یا ووٹنگ کرانا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسے لاء منسٹر صاحب نے بڑی مہربانی فرمائی۔ میں ان کی اس بات کی قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے میری قرارداد کو considered کیا تو میں ووٹنگ میں جانے کی بجائے، چونکہ جب انہوں نے اس بات پر اپنی رائے دے دی اور وہ اس کے خلاف نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ sixth census کا جو ایک لفظ ہے اگر اسے omit کر دیا جائے اور اسے پہلے کی مردم شماری کے مطابق جاری کر دیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ آپ ووٹنگ کرانا چاہتے ہیں یا واپس لینا چاہتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری عرض تو سن لو۔

جناب چیئرمین: جی!

جناب محمد ارشد ملک: اگر یہ اس sixth census کو omit کر دیں تو۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "معزز ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP.No.7122/2017 محمد شفیق الرحمن بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاق

حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Person کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کی گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Person اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعدادوشمار فوری طور پر جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد وشمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: چھٹی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کے خاتمہ کے لئے فی الفور اقدامات کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین!

"اس معزز ایوان کے مشاہدے میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف وہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دو رائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمے کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس معزز ایوان کے مشاہدے میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف وہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دو رائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمے کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں اس کو oppose تو نہیں کرتا لیکن میں وضاحت ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے یہ درست ہے اور پورے معاشرے میں خاص طور پر پچھلے کچھ عرصہ میں جو واقعات رونما ہوئے اس کے لئے تشویش ضرور پائی جاتی تھی اور پراونشل گورنمنٹ کو بھی اس حوالے سے تشویش تھی اور اسی تشویش کے تحت ہم نے کچھ ایسے اقدامات اٹھائے ہیں کہ جن کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ واقعات کم سے کم ہوں۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بچوں سے زیادتی کے روک تھام اور مقدمات کا اندراج اور تفتیش سے متعلق IG صاحب باقاعدہ طور پر instructions جاری کیں ہیں اور انہیں daily monitor بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے حوالے سے ایک app متعارف کرائی گئی ہے جہاں اس قسم کے زیادتی کے کیسز علیٰحدہ رپورٹ کروائے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے ہاں کچھ عرصے سے بالخصوص پراونشل گورنمنٹ کے حوالے سے Women Protection Authority یا خواتین کے حقوق سے متعلق جو ادارے ہیں وہ بھی active ہوئے ہوئے ہیں ، سیمینار بھی کروائے جارہے ہیں اور لوگوں کو آگاہی بھی دی جارہی ہے تو گورنمنٹ

administratively اور politically اقدامات بھی کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ ہر لحاظ سے اس بات سے آگاہ ہے اور میں محترمہ سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد پریس نہ کریں اور حکومت already اقدامات کر رہی ہے۔ ہم مزید ان سے معاونت چاہئیں گے وہ جو حکم فرمائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ مزید ان اقدامات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے اور پولیس کے جو SOPs ہیں وہ بھی آپ کو بتائے ہیں تو آپ اس پر کیا کہتی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے میں منسٹر صاحب کی بات سے اتفاق کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، .Thank you very much. Disposed of اب ہم ایجنڈے پر موجودہ قراردادیں take up کرتے ہیں۔ اگلی قرارداد بھی محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پاکستان میں خواجہ سراء کی اکثریت عام لوگوں کے روّیے سے عدم تحفظ اور احساس کمتری میں مبتلا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین!

"یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کسمپرسی اور دکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثرت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناءپر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے

لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔"

جناب چیئرمین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں Transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کسمپرسی اور دُکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں Transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر Transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔"

جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ میرے متعلقہ نہ ہے یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے لیکن اس سلسلے میں اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں اور اگر چیئر اس کو pending کرنا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہے اور اگر منظور فرمانا چاہتی ہیں تب بھی مجھے اعتراض نہیں ہے کیوں گورنمنٹ already اس حوالے سے اقدامات کر رہی ہے اگر محترمہ اُن اقدامات سے مطمئن نہیں تو آپ بے شک اس کو منظور کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئر مین: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! میں چاہوں گی کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں Transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کسمپرسی اور دُکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں Transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر Transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات

کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پچھلی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی اس قرارداد کو پیش کرلیں۔

خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دینے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"معاشرے سے انتہاپسندی کے خاتمے اور امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لئے خواتین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ ایک خاتون پورے معاشرے کو پروان چڑھاتی ہے۔ اسی سلسلے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ نے ایک خواتین امن کونسل تشکیل دی ہے جس کی پیٹرن ان چیف مسز گورنر پنجاب اور کنوینیئر چیئرپرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ کو بنایا گیا، اس کونسل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی خواتین شامل ہیں، جس میں پنجاب کی مختلف یونیورسٹیز کی خواتین وائس چانسلرز، تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین ایم پی ایز، سوشل ورکرز، ٹرانسجینڈرز، خصوصی خواتین اور اقلیتی نمائندگی شامل ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دی جائے اور معاشرے میں امن و امان کے فروغ اور ہم آہنگی کے لئے خواتین کے کردار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب چیئرمین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"معاشرے سے انتہا پسندی کے خاتمے اور امن وہم آہنگی کے فروغ کے لئے خواتین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ ایک خاتون پورے معاشرے کو پروان چڑھاتی ہے۔ اسی سلسلے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ نے ایک خواتین امن کونسل تشکیل دی ہے جس کی پیٹرن ان چیف مسز گورنر پنجاب اور کنوینیئر چیئرپرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ کو بنایا گیا، اس کونسل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی خواتین شامل ہیں، جس میں پنجاب کی مختلف یونیورسٹیز کی خواتین وائس چانسلرز، تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین ایم پی ایز، سوشل ورکرز، ٹرانسجینڈرز، خصوصی خواتین اور اقلیتی نمائندگی شامل ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دی جائے اور معاشرے میں امن وامان کے فروغ اور ہم آہنگی کے لئے خواتین کے کردار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس حوالے سے وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض بات کریں گی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب چیئرمین! سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ محکمہ ترقی خواتین کے انتظامی کنٹرول میں نہیں ہے خواتین امن کونسل کے قیام کا معاملہ محکمہ ترقی خواتین کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا تاہم پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender مین سٹریمنگ اینڈ لاء اینڈ پارلیمانی امور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ کے ذریعے فوری صورت میں قانون سازی کے لئے اقدامات اُٹھا سکتی ہے جب کہ محترمہ تنزیلا عمران کو پہلے ہی چیف منسٹر ٹاسک فورس برائے محکمہ ترقی خواتین کا چیئرپرسن بنا دیا گیا ہے اور باقاعدہ یہ کمیٹی کام کر رہی ہے، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں اس حوالے سے already اسمبلی کی کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جو رولز آف بزنس میں ہے اور جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی ایک کمیٹی بنائی ہے جو اس پر کام کر رہی ہے۔ اس معاملہ کی قانونی حیثیت لاء منسٹر صاحب بہتر بتا سکتے ہیں۔ آپ اس قرارداد کے ذریعے کوئی قانون پاس کرنے جا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ پنجاب اسمبلی کی اس حوالے سے کمیٹی ہے اُس کی چیئرپرسن بھی ہیں میں آپ کے توسط سے محترمہ تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں اور دیگر بھی ہمارے چیئرمین اور چیئرپرسن حضرات جو کمیٹیز کے سربراہان ہیں جو تشریف فرما ہیں میں اُن سے عرض کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہم اپنے رولز آف بزنس میں تبدیلی لائے ہیں اور پنجاب اسمبلی کی کمیٹیز کو ہم نے اختیار دیا ہے وہ اپنی کمیٹی کی میٹنگ بلا سکتے ہیں اور کوئی بھی recommendations گورنمنٹ کو بھجوا سکتے ہیں لیکن اُس کے لئے ایک طریق کار ہے اور طریق کار یہ ہے کہ انہوں نے جو recommendation بھیجنی ہے وہ اپنے concerned department کو بھیجنی ہے اور ڈیپارٹمنٹ وہ recommendation summary کی صورت میں چیف منسٹر صاحب کو پہنچائے گا تو میں سمجھتا ہوں یہ اس ایوان سے متعلق بات نہیں ہے کہ جو ایک کونسل انہوں نے بنائی اور اُس کونسل کو قانونی حیثیت دینے کی بات کر رہی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں قانون اور ضابطے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ کسی کونسل کو جو گورنمنٹ نے خود نہ بنائی ہو اُس کو قانونی حیثیت دے دی جائے تو یہ اس اسمبلی کی purview میں نہیں آتی بطور چیئرپرسن سٹینڈنگ کمیٹی جو ان کی recommendations ہیں اپنے متعلقہ محکمہ کو دیں وہ اُن کو چیف منسٹر صاحب تک پہنچا دیں گے اور چیف منسٹر صاحب اُس وقت احکامات بھی جاری کریں گے لیکن as such کونسل کو یہاں سے legally cover نہیں دیا جا سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب کا point of view آ گیا ہے کہ یہاں اسمبلی میں اس قرارداد کے ذریعے we cannot make the law تو اگر آپ نے قانون بنوانا ہے اس کو legalize کروانا تو through proper channel اس matter کو اپنی کمیٹی میں لے کر جائیں وہاں سے

متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں پھر cabinet اُس کو approve کرے گی پھر وہ recommendation یہاں آئے گی پھر ہم قانون بنادیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ Thank you so much to Honorable Law Minister and Minister for women Development انشاءاللہ تعالیٰ ہم لوگ یہی روٹ فالو کریں گے۔ so I withdraw my resolution.

جناب چیئرمین: جی، یہ قرار داد disposed of ہوئی۔ اگلی قرار داد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

خواتین پر تشدد، ریپ کرنے والے ملزمان کو فوری سزا دینے کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبے میں خواتین پر ہونے والے تشدد، ریپ، قتل اور جنسی ہراسگی کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ معصوم بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد اور قتل کے واقعات معاشرے میں خوف وہراس کا باعث بن رہے ہیں اس لئے اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے اور ان ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔"

جناب چیئرمین: جی یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبے میں خواتین پر ہونے والے تشدد، ریپ، قتل اور جنسی ہراسگی کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ معصوم بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد اور قتل کے واقعات معاشرے میں خوف وہراس کا باعث بن رہے ہیں۔ اس لئے اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان مقدمات کا جلد از جلد

فیصلہ کیا جائے اور ان ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔"

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! .I oppose

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے بھی اس قرارداد کو oppose کرنا تھا۔ میں نے اس حوالے سے oppose کرنی تھی لیکن چلیں پہلے معزز ممبر اپنی بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس قرارداد کا آخری جو پیراگراف ہے اس میں لکھا ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ آپ دیکھیں کہ یہ ایشو کتنا بڑھ چکا ہے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ آج کے جو resolutions کے pages ہیں ان میں تین قراردادیں تقریباً ایک ہی subject پر ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اور اس کے بعد بھی ایک قرارداد اسی subject پر ہے لیکن اس میں جو کہا گیا ہے کہ ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے لگتا یہ ہے کہ ہم ان واقعات کا ذمہ دار براہ راست عدالتوں کو ٹھہرا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ مقدمات کا فیصلہ کس نے کرنا ہے یعنی ہم عدالتوں کی طرف یہ ذمہ داری shift کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ عدالتوں میں بھی مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے کیونکہ مقدمات کی بھرمار ہوتی ہے باقی بار اور بنچز کے جو مسائل ہوتے ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر ہیں جو کہ تاخیر کا سبب بنتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے لیکن اس سے پہلے بھی کچھ مرحلے آتے ہیں وہ مرحلے یہ ہیں کہ جب کوئی واقعہ ہوتا ہے پولیس نے اس واقعہ کی انویسٹی گیشن کرنی ہوتی ہے، Prosecution کا محکمہ ہے لیکن ہمیں اس قرارداد سے لگتا یہ ہے میں اپنی بات کو دہرا رہا ہوں لگتا یہ ہے کہ ہم نے تمام تر ذمہ داری judiciary کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ میں پنجاب حکومت کی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے عمل کی ایک جھلک آپ کو دکھاتا ہوں۔ پنجاب تو خیر بہت بڑا ہے صرف لاہور شہر میں ان واقعات جن کا

تذکرہ اس قرارداد میں کیا گیا ہے اس کے صرف لاہور شہر میں اب تک رواں سال میں تقریباً 369 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں اور محکمہ پولیس کی انویسٹی گیشن میں 113 زیر تفتیش کیسز pendinging چل رہے ہیں جن میں 42 کیسز میں خواتین کے میڈیکل ہی پولیس نے نہیں کروائے ہیں۔ 91 کیسز کا ناقص تفتیش اور سہولیات کے فقدان کی وجہ سے ڈی این اے دیر سے کروایا گیا ہے جس کی وجہ سے اگر کسی خاتون کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اس کیس کا کیا پس منظر ہے اس کا پتا نہیں چل سکتا کیونکہ جب آپ ڈی این اے کو دیر سے کروائیں گے تو پھر عدلیہ کے پاس رپورٹ بھی دیر سے جائے گی تو میری استدعا ہے کہ اس قرارداد میں یہ اضافہ کیا جائے کہ صرف مقدمات کے فیصلوں کا نہیں بلکہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے محکمہ پولیس کی جانب سے منصفانہ تفتیش کر کے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے یہ میری request ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے جو قرارداد تھی اس پر بھی میں نے یہی عرض کی تھی کہ گورنمنٹ اپنے طور پر اقدامات کر رہی ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مقدمات کا جلد فیصلہ ہونا چاہئے جیسا کہ محترم سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ شاید گورنمنٹ تاخیر کر رہی ہے حالانکہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے اور ایک پرائیویٹ ممبر کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے کہ مقدمات کا فیصلہ جلد از جلد ہونا چاہئے۔ یہ قطعی طور پر نہیں ہے کہ قرارداد کے ذریعے یہ کہا گیا ہو کہ جو کیسز التواء کا شکار ہیں وہ عدلیہ کی وجہ سے ہیں یہ قطعی طور پر تاثر لینا میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے۔ میں بالکل اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ کسی بھی واقعہ کے رونما ہونے کے بعد اس کی different stages آتی ہیں جن میں انویسٹی گیشن ہوتی ہے اور فرانزک کے لئے چیزیں بھیجی جاتی ہیں اور پھر اس کی رپورٹ کا انتظار کرنا پڑتا ہے لیکن سمیع اللہ خان نے پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے بات کی تو میں آپ کے توسط سے یہ بات۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جناب سمیع اللہ خان نے لاہور پولیس کے حوالے سے بات کی اور وہ بات کسی figures کی بنیاد پر نہیں کر رہے تھے بلکہ جو محترمہ نے اپنی قرارداد میں figures دیئے تھے انہی کا وہ حوالہ دے رہے تھے۔ میں صرف دو مثالیں آپ کو دینا چاہوں گا کہ لاہور میں ہائی پروفائل کیسز میں سب سے زیادہ ہائی پروفائل کیس سیالکوٹ موٹر وے تھا جو کہ ایک blind case تھا آپ خود اس بات کے شاہد ہیں کہ وہ ملزم کتنے دنوں میں trace ہوا، کتنے دنوں میں اس کا چالان مکمل ہوا، کتنے دنوں میں اس کا ٹرائل مکمل ہوا اور کتنے دنوں میں ملزم کو قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دلوائی گئی۔ اسی طرح recently ایک واقعہ رونما ہوا ہے کہ رکشے میں دو خواتین ماں اور بیٹی سفر کر رہی تھیں ان کے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا آپ یقین کریں کہ چوبیس گھنٹے کے اندر لاہور پولیس نے اس کیس پر workout کر کے ملزمان کو گرفتار کیا اور انشاءاللہ ان کا بھی چالان مکمل کر کے ہم عدالت میں پیش کریں گے اور عدالت سے قرار واقعی سزا دلوائیں گے۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات کا معاشرے پر impact ضرور ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات گورنمنٹ پر ایک عام شہری کا اس حد تک پریشر ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کو ماورائے قانون ہی سزا دے دیں لیکن ان کو کیفر کردار تک ضرور پہنچائیں یہ ہمارے معاشرے میں عام باتیں ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں پر گورنمنٹ کے اقدامات کی تعریف کرنی چاہئے کہ گورنمنٹ بجائے اس کے کہ ماورائے قانون اقدام کی طرف جائے وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ملزمان کو گرفتار بھی کرتی ہے اور چالان بھی پیش کرتی ہے اور عدالتوں سے quality prosecution کر کے سزا بھی دلواتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے میں بالکل بلاشبہ اس بات کا دعوٰے کر سکتا ہوں کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے ہماری پولیس نے heinous crime کے حوالے سے جو اقدام کئے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہیں اور بالخصوص CTD نے heinous crime اور terrorism کے حوالے سے پچھلے کچھ عرصے سے جو کردار ادا کیا ہے اس کی تعریف دوسرے صوبے بھی کرتے ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں آپ کو ایک مرتبہ پھر assure کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم پہلے بھی اقدامات کر رہے تھے اور آئندہ کے لئے بھی

کریں گے اور ہماری یہ کوشش ہو گی کہ جو شخص ایسے گھناؤنے جرم میں ملوث ہوتا ہے اس کو جلد سے جلد قانون کے مطابق سزا ملنی چاہیے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ شعوانہ بشیر! کیا آپ محترم وزیر قانون کی بات سے مطمئن ہیں؟ انہوں نے مقدمات کے حوالے سے یقین دہانی کروادی ہے۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ میرا یہ کہنا کہ "جلد از جلد سزا دی جائے اور فیصلہ کیا جائے" اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تک سزا نہیں ہو گی اور publically سب کو پتا نہیں چلے گا کہ فلاں مقدمے میں یہ سزا ہوئی ہے تب تک یہ جرم ختم نہیں ہوں گے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آئے روز بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اقدامات کرنے کے باوجود بھی ایسے واقعات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے میں نے اپنی قرارداد میں یہ کہا ہے کہ ایسے مقدمات کی قانونی کارروائی جلد از جلد مکمل کروائی جائے اور ملزمان کو سزا دلوائی جائے۔ جب تک سرعام واضح سزا نہیں دی جائے گی اور لوگوں کو پتا نہیں چلے گا تو اس وقت تک ایسے واقعات کی روک تھام نہیں ہو سکے گی۔ جس طرح کوئی ایک واقعہ رونما ہوتا ہے اور میڈیا اس کو highlight کرتا ہے اور اس بارے میں سب کو معلوم ہو جاتا ہے اسی طرح ایسے ملزمان کو دی جانے والی سزا کا بھی سب کو پتا چلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی قرارداد میں یہ جو فقرہ ہے کہ "ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے" اس سے یہ تاثر جائے گا کہ ہم عدالت کو کوئی dictation دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں محترمہ شعوانہ بشیر صاحبہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد واپس لے لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! محترم وزیر قانون نے آپ کو گورنمنٹ کی efficiency کے بارے میں بتایا ہے اور ایک جملہ میں نے بھی عرض کیا ہے تو آپ مہربانی کرکے اپنے قرارداد کو واپس لے لیں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ یہ قرار دادdispose ofکی جاتی ہے۔ اگلی قرار جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ وہ اپنی قرار داد پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لانے کا مطالبہ

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں سال میں اب تک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی 113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہٰذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفارمز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں سال میں اب تک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی

113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہٰذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفارمز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے"۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے اپنی قرارداد میں جو figures دیئے ہیں میں ان سے تو اتفاق نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے تھانے کی سطح پر یا ایس۔پی کی سطح پر حد بندی کو مدنظر رکھتے ہوئے figures دیئے ہیں۔ کہیں پر فگرز زیادہ ہوں گے اور کہیں پر کم ہوں گے لیکن اگر مجموعی طور پر پولیس کی کارکردگی کو دیکھنا مقصود ہو تو overall figures کے حوالے سے دیکھا جا سکتا ہے۔ میں پھر بھی معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی ہم کمی محسوس کریں گے تو وہاں پر ضرور اقدامات کریں گے۔ انہوں نے ہماری پولیس کے دو تین سرکل کی نشاندہی کی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہاں پر ہم اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ ایک چیز جس کی طرف انہوں نے بالخصوص اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ انویسٹی گیشن ہے۔ انہوں نے تو پولیس ریفارمز کی بات کی ہے اگر پولیس ریفارمز کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو پھر معاملات کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ میں صرف تفتیش کے حوالے سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے معرض وجود میں آنے کے بعد تفتیش کو بہتر بنانے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ تفتیش میں بہتری لانے کی وجہ سے blind cases کو بھی workout کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاص طور پر یہ بات قابل غور ہے کہ ماضی میں انویسٹی گیشن برانچ کو directly پیسے نہیں دیئے جاتے تھے۔ ان کے پیسے DPOs کو بھیج دیئے جاتے تھے اور پھر آگے

DPOsکی صوابدید پر ہوتا تھا کہ وہ یہ رقم کہاں پر خرچ کرتا ہے۔ ہمارے سابقا آئی۔جی پنجاب پولیس انعام غنی صاحب نے باقاعدہ standing instructionsکے تحت بجٹ میں investigationکے بجٹ کو علیحدہ کیا۔پہلے انویسٹی گیشن کے لئے جو رقم ہم اضلاع کے DPOsکو بھیجتے تھے وہ اب ہم نےdirectانویسٹی گیشن کو بھیجی ہے۔ ہماری حکومت میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ murder caseمیں تفتیش کا خرچہ بڑھا کر تقریباً 30ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ ہمارے وہ معزز ممبران جن کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے وہ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ پہلے عام طور پر یہی کہا جاتا تھا کہ پولیس کے پاس جائیں تو وہ کہتے تھے کہ کاغذ اور پنسل لے کر آئیں تاکہ FIRدرج کی جاسکے۔ آج ہمارے تھانوں میں وہ حالات نہیں ہیں۔اس میں بہتری آئی ہے لیکن اس کے باوجود میں محترمہ عنیزہ فاطمہ صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ حالات کو مزید بہتر کیا جائے گا۔ جیسے جیسے ہمیں وسائل میسر ہوں گے ان کو انشاءاللہ تعالیٰ ہم نیچے transfer بھی کریں گے تاکہ نچلی سطح پر صورت حال کو بہتر بنایا جاسکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ عنیزہ فاطمہ !وزیر قانون صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ تفتیش کے حوالے سے روشنی ڈالی ہے اور انشاءاللہ پولیس کی کارکردگی میں مزید بہتری آئے گی۔ کیا آپ اپنی قرارداد کو واپس لینا چاہیں گی یا اس پر ووٹنگ کرائیں؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین !یہ بہت زیادہ sensitive matterہے۔میں قطعاً کسی پر الزام نہیں لگا رہی کیونکہ یہ موضوع ایک دوسرے پر الزام لگانے والا نہیں ہے۔ یہ ہم سب کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ایسے معاملات کی جانب توجہ مبذول کروائی جائے۔ صوبہ پنجاب میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے بہت زیادہ واقعات ہو رہے ہیں۔ ہم بھی بچوں والے ہیں۔ان مقدمات کے حوالے سے شروع سے لے کر آخر تک بہت تیزی کے ساتھ کام ہونا چاہئے تاکہ مجرم کو سزا مل سکے اور پھر اس کی سزا لوگوں کو نظر بھی آنی چاہئے۔

جناب سپیکر !وزیر قانون صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ پولیس نے highlighted casesپر کام کیا ہے لیکن وہ casesجو highlightنہیں ہوئے اور جو سامنے نہیں آسکے ان پر بھی

کام کرنے کی ضرورت ہے۔میں بھی ایک خاتون ہوں۔میرے اور آپ کے گھر میں بھی بچے ہیں۔خُدا نہ کرے لیکن ایسا واقعہ کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ہمیں ہر طرف نظر رکھنی پڑے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ اپنی قرارداد پر ووٹنگ کروانا چاہتی ہیں؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جی، ہاں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔رواں ال میں اب تک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی 113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔لہٰذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفارمز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے"۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 29۔ ستمبر 2021 بوقت دوپہر 00-2 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔